NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

ASSEMBLY DEBATES

Thursday, the 3rd May, 2012.

The National Assembly of Pakistan met in the National Assembly Hall (Parliament House), Islamabad, at 12.20 of the clock in the evening. Madam Speaker (Dr. Fehmida Mirza) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QUR`AN

[ترجمہ : اے ایمان والو اللہ سے ڈرا کرو اور صحیح اور سیدھی بات کہا کرو۔ وہ تمہارے لئے تمہارے سارے اعمال درست فرما دے گا۔ اور تمہارے گناہ تمہارے لئے بخش دے گا۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرتا ہے تو بے شک وہ بڑی کامیابی سے سرفراز ہوا۔]

میڈم سپیکر : جزاک اللہ۔

(اس موقع پر مسلم لیگ (ن) کے اراکین سپیکر ڈائس کے سامنے آکر احتجاج کرنے لگے)

میڈم سپیکر : ممبران جو سامنے ہیں میری ان سے درخواست ہے کہ اپنی سیٹ پر بیٹھیں۔ پارلیمنٹ کا جو طریقہ کار ہے اس norm کے تحت چلائیں، جو آپ کا agitation یا protest ہے یقیناً اس کو بھی سنا جائے گا۔ اس طریقے سے ساڑھے چار سال کے بعد جو supremacy of Parliament آج ہم نے establish کی ہے اس کو اس طرح undermine نہ کیا جائے۔ میری آپ سب سے درخواست ہے کہ پلیز اپنی Chairs پر بیٹھیں۔ پلیز ۔

(مسلم لیگ (ن) کے اراکین کی طرف سے نعرہ بازی)

میڈم سپیکر : میں پارلیمنٹ کے رولز کی بات کر رہی ہوں۔ آپ سب سے درخواست ہے کہ آپ تشریف رکھیں۔ پلیز ایوان کو رولز کے تحت چلائیں۔ میری ممبران سے درخواست ہے کہ ان گندی روایات کو ہم دوبارہ پارلیمنٹ میں نہ آنے دیں۔ Question Hour۔ اس سے پہلے میں بتا دوں کہ پارلیمنٹ نے ایک exhibition arrange کی ہے۔ ملک کے چوبیس مشہور آرٹسٹ یہاں اپنی پینٹنگ لے کر آئے ہیں جو پارلیمنٹ کو گفٹ کر رہے

ہیں۔ میری اپوزیشن سے اور سارے اراکین سے درخواست ہے کہ exhibition میں حصہ لیں اور جا کر ان کو appreciate بھی کریں اور acknowledge کریں۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Madam Speaker: Ms. Nisar Tanveer Sahiba. Next rota day کے لئے۔ Mrs. Khalida Mansoor Sahiba. Ms. وہ بھی نہیں پوچھنا چاہتیں۔ Nighat Parveen Mir Sahiba. Parveen Mir Sahib. Transferred to Petroleum OK. Next Shaikh Salahuddin Sahib.

شیخ صلاح الدین: بہت شکریہ میڈم سپیکر سوال نمبر 80۔

Madam Speaker: Answer be taken as read. Supplementary.

شیخ صلاح الدین: اس میں انہوں نے تفصیل سے جواب دیا ہے لیکن اگر آپ ہاؤس کو in order کر الیں تو میں سمجھتا ہوں کہ میری آواز آپ کو آئے گی۔

میڈم سپیکر: آپ ہیڈ فون لگا لیں۔

شیخ صلاح الدین: میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کا code of conduct کیوں مقرر نہیں کیا جاتا ۔انہوں نے صرف یہ کہہ کر اس کو رد کر دیا ہے کہ پیمرا رولز کے اندر نہیں ہے۔ تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ آنریبل منسٹر صاحب بتائیں کہ یہ کس طرح ہوگا کوئی ایسا code of conduct مقرر کریں کہ یہ جتنی بھی چیزیں ہوتی ہیں اس کو کیسے کیا جائے۔ شکریہ۔

میڈم سپیکر: جی منسٹر فار انفارمیشن اینڈ براڈ کاسٹنگ۔

جناب قمر زمان کائرہ: بہت شکریہ۔ میڈم سپیکر۔ فاضل ممبر کا جو سوال ہے وہ ہے ex-servicemen. کے بارے میں۔Ex-serviceman اپنی سروس سے ریٹائرڈ ہونے کے دو سال بعد تک کسی political activity میں حصہ نہیں لے سکتا۔ لیکن یہ ان کو service matter میں جو Establishment Division ہے یہ اس کو روک سکتا ہے۔ ہمارے پاس اس بات کی تصدیق نہیں ہوتی کہ کونسا ممبر یا سرکاری اہلکار کب ریٹائرڈ ہوا۔ ویسے ہماری عدلیہ کے جو ریٹائرڈ جج صاحبان ہیں جو خود بھی یہی کام کرتے ہیں، خاص کر جج صاحبان سپریم کورٹ کے اور چیف جسٹس صاحبان وہ وہاں پر جا کر ٹاک شوز میں بیٹھ کر جو باتیں کرتے ہیں وہ court کو influence کرنے کے مترادف ہیں، اس لئے میڈم سپیکر وہ چونکہ سینئرز ہیں ان کا اپنے جج صاحبان کے اوپر

influence ہوتا ہے۔ لیکن یہ سوال چونکہ اسٹیبلشمنٹ ڈویژن سے related ہے اور میری گزارش ہے کہ اس سوال کا جواب اسٹیبلشمنٹ ڈویژن سے لیا جائے۔ شکریہ۔

(مسلم لیگ (ن) کے اراکین کی طرف سے شدید نعرہ بازی)

میڈم سپیکر: ساجد احمد صاحب on supplementary-

جناب ساجد احمد: میرے خیال میں میڈم سپیکر! آپ ہاؤس کو order کر لیں ایسے سوال کرنے سے ہمارا کوئی فائدہ نہیں ہے جو آواز آ رہی ہے اور پوائنٹ کلیئر نہیں ہو رہا منسٹر کا کہ وہ بول کیا رہے ہیں۔

میڈم سپیکر: آپ سوال پوچھئے۔ آپ سوال پوچھ سکتے ہیں؟۔ نہیں، ٹھیک ہے تشریف رکھیں۔ فوزیہ وہاب صاحبہ on supplementary-

محترمہ فوزیہ وہاب: میڈم سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے ہمیں موقع دیا۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی۔ انہوں نے یہاں پر جس کا تذکرہ کیا ہے۔ کیا اب ایسا کوئی code of conduct تیار کیا جا رہا ہے جس سے یہ ٹاک شوز میں تھوڑی سی ہم regularity لا سکیں۔ کیونکہ یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جتنے ٹاک شوز ہو رہے ہیں وہ کسی قسم کے ضابطے کو follow نہیں کر رہے ہیں۔

میڈم سپیکر: ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ منسٹر فار انفرمیشن۔

جناب قمر زمان کائرہ: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! اس سوال کا جواب دینے سے پہلے میں کوئی تھوڑی سی گزارش اور بھی کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے اپنے اپوزیشن کے ان دوستوں سے گزارش ہے کہ یہ جو جمہوریت کے بہت بڑے چیمپیئن ہیں، یہ جو جمہوریت کے بہت بڑے داعی ہیں، یہ جو ان کی لیڈر شپ پاکستان میں بڑے جمہوری اصولوں کی بات کر رہی ہے اور آج یہاں پر اس جگہ پر کھڑے ہو کر یہ جمہوریت کے لئے چیخ رہے ہیں۔

میڈم سپیکر: یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔

جناب قمر زمان کائرہ: تو میری گزارش یہ ہے کہ ان کو چاہئے کہ یہ عدالتوں کا بھی احترام کریں، پارلیمان کا بھی احترام کریں۔ اگر انہوں نے پارلیمان کے اندر کام نہیں کرنا تو یہ اپنے سوال واپس لے لیں۔ یہ قوم کے پیسوں کو کیوں ضائع کرتے ہیں۔

میڈم سپیکر: عابد شیر علی صاحب پوسٹر نیچے کیجئے۔

Mr. Qamar Zaman Kaira: Madam Speaker let them do what they want.

میں جواب دیتا رہوں گا .Don't worry تو یہ جو اعلیٰ اخلاقی اقدار کی اور ملک کے اندر بڑے اچھے اصولوں کی باتیں کر رہے ہیں اور قوم کے اندر نظم و ضبط لانا چاہتے ہیں میڈم سپیکر ! اور وہ جوان کا لیڈر ہے چوہدری نثار ہے چکری اور پیچھے بیٹھ کر وہ سارے چکر چلا رہا ہے۔ اسے کہیں کہ وہ سامنے میدان میں آ جائے اور اصول کے مطابق بیٹھ کر ہماری باتیں سنیں۔ اور جب کسی کے argument ختم ہو جائیں میڈم سپیکر ! ۔

(مداخلت)

میڈم سپیکر: مائیک بند کریں۔ تشریف رکھیں۔ چلیں ٹھیک ہے۔ پلیز میں چاہوں گی ممبرز سے، عابد شیر علی صاحب پارلیمنٹ کے تقدس کو اس طرح پامال نہ کریں۔ عابد شیر علی صاحب تشریف رکھئے۔ کائرہ صاحب تشریف رکھئے۔ عبدالغنی تالپور صاحب on supplementary-

نواب عبدالغنی تالپور: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں آنریبل منسٹر سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پی ٹی وی آج کل بہت اچھے پروگرام دے رہا ہے اور ہر طرح کے پروگرام آ رہے ہیں۔ مگر ایگریکلچر پہ کوئی پروگرام نہیں دے رہا ہے۔

میڈم سپیکر: ایگریکلچر پہ ہونے چاہییں۔

نواب عبدالغنی تالپور: میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ایگریکلچر کا کوئی separate channel ہونا چاہئے۔ اگر سپورٹس چینل ہو گیا ہے تو ایگریکلچر کے لئے بھی separate ہونا چاہئے۔

میڈم سپیکر: بہت اچھا سوال ہے۔ اور میرے خیال میں رورل ایریاز میں اس کا کافی فائدہ ہو گا۔ جی کائرہ صاحب۔

جناب قمر زمان کائرہ: میڈم سپیکر ! بہت شکریہ۔ میڈم سپیکر ! اس سے پہلے بھی ایک سوال آیا تھا اور وہ یہ تھا کہ code of conduct تو میں کہوں گا کہ یہ جو پاکستان کے Parliamentarians کے نام پہ جو کچھ ہو رہا ہے یہ بھی کسی code of conduct کے تابع ہو جائیں تاکہ ہم باقی دنیا میں بھی code لاگو کر سکیں اور میڈم سپیکر ! یہ بھی کسی code کے تحت آ جائیں۔ انہیں چاہئے کہ یہ کسی اخلاقی کوڈ کی باتیں کرتے ہیں، یہ ہمیں بہت اخلاق کے درس دیتے ہیں۔ ساری قوم کو اخلاق سکھاتے ہیں۔ خود بھی کسی اخلاقی ضابطے میں آ جائیں تو ہم ان کے مشکور ہوں گے۔

(مداخلت)

جناب قمر زمان کائرہ: سر آئیں، اس مائیک کو اکھاڑ کے لے جائیں، اکھاڑ کے لے جائیں۔ جب باتیں ختم ہو گئیں ۔

میڈم سپیکر: جی Next question۔ ڈاکٹر محمد ایوب شیخ صاحب۔

ڈاکٹر محمد ایوب شیخ: سوال نمبر 81۔

Madam Speaker: Answer be taken as read. Supplementary.

ڈاکٹر محمد ایوب شیخ: شکریہ میڈم سپیکر۔ میرا منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ چبلاٹ سے ترنول جو نومبر 2011 میں مکمل ہونا تھا وہ بتائیں کہ یہ روڈ کب تک مکمل ہو جائے گی۔

میڈم سپیکر: ڈاکٹر ارباب عالمگیر صاحب۔

ڈاکٹر ارباب عالمگیر خان: شکریہ میڈم سپیکر۔ جہاں تک فاضل ممبر نے سوال کیا ہے پشاور سے جو ہماری سڑک ہے نوشہرہ تک این فائیو، تو یہ جو اس کی dualization کا انہوں نے پوچھا ہے، ان کی جو dualization مختلف سالوں میں ہوئی ہے۔ پشاور سے نوشہرہ 84ء میں مکمل ہوئی۔ نوشہرہ سے چبلاٹ تک 97ء میں مکمل ہوئی اور چبلاٹ سے جو ترنول تک ہے 2005ء میں یہ مکمل ہوئی۔ اس پہ rehabilitation کے دو کنٹریکٹ تھے۔ ایک ترنول چبلاٹ جو کہ 57 کلو میٹر کا تھا، وہ اگست 2005ء میں شروع ہوا اور دسمبر 2011 میں مکمل ہوا۔ اس میں تھوڑا سا پرابلم تھا rutting کا جو اس کی rectification Lilly جو کمپنی ہے وہ کر رہی ہے۔ جس کا دوسرا سیکشن تھا پشاور سے نوشہرہ تک 68 کلو میٹرز کا، وہ 2009 سے مکمل ہے لیکن پچھلے سال فلڈز سے اس میں کچھ مسائل آ گئے تھے اور وہ ابھی rectify ہو رہے ہیں۔

میڈم سپیکر: نذیر احمد بگھیو صاحب on supplementary-

جناب نذیر احمد بگھیو: میڈم سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ حال ہی میں سپر ہائی وے کو اپ گریڈ کرنے کے لئے ٹینڈر ہوئے تھے۔ تو میرا پوچھنے کا مطلب ہے کہ وہ کب تک کام شروع ہو جائے گا۔

Madam Speaker: Minister for Communications.

ڈاکٹر ارباب عالمگیر خان: میڈم سپیکر! اس سوال کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی میں جواب دے دیتا ہوں۔ جہاں تک سپر ہائی وے کا تعلق ہے، تو سپر ہائی وے کا contract Bina Puri Holding Malaysian جو کمپنی ہے ان کے ساتھ ہو گیا ہے۔ ایگریمنٹ سے لے کر پندرہ جولائی تک اس میں ٹائم ہے، انہوں نے financial close کرنا ہے اور کمپنی already آ گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جب financial close ہو جائے گا تو practically اس پہ کام شروع ہو جائے گا۔ باقی جتنی بھی formalities ہیں hundred percent complete ہیں۔

میڈم سپیکر: خواجہ سہیل منصور صاحب on supplementary-

خواجہ سہیل منصور: شکریہ میڈم سپیکر ! میرا منسٹر صاحب سے سوال یہ ہے کہ لیاری ایکسپریس وے کا جو معاملہ ہے وہ تقریباً decide ہو گیا تھا اور اس کے لئے ساڑھے پانچ کلو میٹر کا کی جو روڈ بننا تھا جس کے لئے فنڈز ریلیز ہونے تھے۔اس کو decide ہوئے ہوئے اس کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی تھی جو اس بات کو فائنل کر رہی تھی۔ تو اس کے لئے فنڈز کوئی ریلیز کرنے میں کیا رکاوٹ ہے اور ان کو کیوں نہیں ریلیز کیا جا رہا ہے۔

میڈم سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر ارباب عالمگیر خان: میڈم سپیکر ! جہاں تک لیاری ایکسپریس وے کا تعلق ہے تو لیاری ایکسپریس وے جو ہے مکمل ہے۔اس میں only 5.6 kilometers کا جو ایریا ہے وہ ہمارے پاس right of way موجود ہیں ہے۔ Right of way کے لئے تقریباً ہمیں سوا چار ارب روپے چاہییں جو کہ صوبائی گورنمنٹ نے دینے ہیں۔ اگر right of way مل جائے تو کنسٹرکشن کا ہمیں کوئی پرابلم نہیں ہے۔

میڈم سپیکر: ٹھیک ہے۔ Next question ڈاکٹر ایوب شیخ صاحب۔

ڈاکٹر محمد ایوب شیخ: سوال نمبر 82۔

Madam Speaker: Answer be taken as read. Supplementary.

ڈاکٹر محمد ایوب شیخ : شکریہ میڈم سپیکر۔ میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ عطاآباد جھیل بننے کے بعد جو شاہراہ قراقرم متاثر ہوئی تھی تو اس کی بحالی کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں۔آیا کہ وہاں پر وہ سڑک بحال کر دی گئی ہے یا کیا جائے گا۔

Madam Speaker: Minister for Communications.

ڈاکٹر ارباب عالمگیر خان: شکریہ میڈم سپیکر۔جہاں تک قراقرم ہائی وے کا تعلق ہے تو قراقرم ہائی وے تقریباً آٹھ سو چھ کلو میٹر کی ہے اور اس کے مختلف سیکشنز پہ کام ہو رہا ہے کچھ اور کچھ پہ ہماری negotiations چائنیز گورنمنٹ کے ساتھ ہو رہی ہے۔انہوں نے عطاآباد جھیل کی، تو عطاآباد جھیل کے لئے چونکہ چائنیز جو گورنمنٹ ہے انہوں نے لون مہیا کرنا تھا، وہ لون کا ہمارا ایگریمنٹ ان کے ساتھ ہو گیا تھا اور جو ہمیں اس کی چاہئے تھی فنانس سے anticipatory approval وہ بھی آج ہی ہمیں مل گئی ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ اگلے ایک مہینے میں اس پر کام شروع ہو جائے گا۔

میڈم سپیکر: یاسمین رحمان صاحبہ on supplementary-

محترمہ یاسمین رحمٰن : شکریہ میڈم سپیکر۔ میرا منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ قراقرم ہائی وے مکمل بند ہے اور اس سے چائنا کے ساتھ ہماری ٹریڈ اور linkage کو بہت نقصان ہو رہا ہے۔ تو کوئی ایک تاریخ بتا سکتے ہیں جب یہ کھل جائے خاص طور پہ ٹریڈ اور ٹرانسپورٹ کے لئے اور اس میں چائینز گورنمنٹ جو ہے وہ پاکستان کی گورنمنٹ کے ساتھ کیا مل کے پراجیکٹ ہو رہا ہے یا خالی پاکستان کا venture ہے۔

Madam Speaker: Minister for Communications.

ڈاکٹر ارباب عالمگیر خان : شکریہ میڈم سپیکر۔ جہاں تعلق ہے قراقرم ہائی وے کا، تو خنجراب سے لے کر رائے کوٹ تک ہمارا ایک سیکشن ہے۔ خنجراب چائینز بارڈر ہے جو تین سو بتیس کلو میٹر کا ہے اور یہ تقریباً پانچ سو نو ملین ڈالر کی لاگت سے چائینز حکومت بنا رہی ہے۔ اس میں total funding جو ہے وہ چائینز کی ہے۔ اس کا ستر پرسنٹ کام ہو چکا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے جب عطا آباد جھیل کا disaster ہوا ہے تو وہاں پہ تقریباً کوئی پچیس کلو میٹر کی جو ہماری سڑک تھی وہ تیس کلو میٹر under the water آئی اور اس وجہ سے ہمارا وہاں کام رک گیا تھا۔ اب اس کے لئے ہمیں دوبارہ ان کے ساتھ negotiate کرنا پڑا۔ 282,82 million dollars انہوں نے ہمیں ابھی sanction کر دئے ہیں اور انشاء اللہ تعالٰی اس کی جو approval وغیرہ ہے سب کچھ ہو گیا ہے۔ ایک مہینے کے اندر اندر practically اس کا design ہو گیا اور ایک مہینے کے اندر اندر اس پہ انشاء اللہ تعالٰی کام شروع ہو جائے گا۔ لیکن اس سڑک کو re-align کرنے میں کیونکہ وہاں بہت پانی ہے تقریباً دو سال لگیں گے۔

میڈم سپیکر: فرح ناز اصفحانی صاحبہ on supplementary.

Ms. Farah Naz Ispahani: Thank you speaker Sahiba. My question for the Honorable Minister is this. Is this the Communication Ministry working with the Interior Ministry to improve the state of law and order on Kara Korum Highway, where members of the Sheia community were murdered not too long ago Sir. Thank you.

میڈم سپیکر: منسٹر فار کمیونیکیشن۔

ڈاکٹر ارباب عالمگیر خان: جہاں تک لاء اینڈ آرڈر کا تعلق ہے تو ہم انٹیریئر منسٹری کے ساتھ in contact ہیں لیکن جو لاء اینڈ آرڈر ہے۔ وہاں پہ جو گورنمنٹ ہے ان کا کام ہے اور انٹیریئر منسٹری کا کام ہے۔ ہم ان کو ہر طریقے سے assist کرنا چاہتے ہیں کہ یہ ہماری روڈ ہے اور ایک بڑی اہم روڈ ہے اور یہاں پہ لاء اینڈ آرڈر کو restore کرنا بہت ضروری ہے۔

میڈم سپیکر: اگلا سوال مسٹر محمد ریاض ملک صاحب ۔Not present. Next ۔ شیخ محمد طارق رشید صاحب ۔Not interested محمد پرویز ملک صاحب ۔ یہ تو بڑے سینئر ممبر ہیں، نہیں پوچھنا چاہ رہے ہیں۔ ٹھیک ہے ۔Next وسیم اختر شیخ صاحب ۔next rota day کے لئے ٹرانسفر ہوا ہے ۔.Next ڈاکٹر امتیاز سلطان بخاری صاحبہ ۔ نہیں پوچھنا چاہتیں ۔ مسٹر جاوید اقبال وڑائچ صاحب ۔Not present ثریا اصغر صاحبہ ۔ This is has been transferred to Petroleum and Natural Resource Division. Next. حاجی روز الدین صاحب ۔

حاجی روزالدین: شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ ۔ میرا سوال نمبر 92 ہے۔

Madam Speaker: Answer be taken as read supplementary.

حاجی روزالدین: آیا چائنا کمپنی کے ساتھ مل کر پاکستان میں موبائل کی فیکٹریاں لگانے کا کوئی ارادہ ہے یا نہیں ہے کیوں یہ ایک انتہائی مطلوب چیز ہوگئی ہے۔ اس لئے اگر ہم ان کے اشتراک سے موبائل کی اپنی فیکٹریاں بنائیں، تو منسٹر صاحب اس بارے میں کیا معلومات دیں گے ۔

Madam Speaker: Minister for Information Technology. Raja Pervaiz Ashraf Sahib.

راجہ پرویز اشرف: میڈم سپیکر! آنریبل ممبر نے جو سوال کیا ہے ،اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ فی الحال ایسا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے کہ چائنا کے اشتراک سے ملک میں موبائل ٹیلی فون بنانے کا کام شروع کیا جائے۔ شکریہ ۔

میڈم سپیکر: ڈاکٹر عذرا فضل صاحبہ ۔

ڈاکٹر عذرا فضل پیچوہو: شکریہ میڈم سپیکر۔ میرا آنریبل منسٹر سے یہ سوال ہے کہ کیا کوئی پروگرام ہے کہ جو WiFi communication ہے، کہ سیٹلائیٹ کے ذریعے ہم internet facility avail کر سکتے ہیں۔ انہیں وسیع طور پہ اندرون ملک میں پھیلایا جائے۔ اس کے بارے میں وزیر صاحب کیا جانکاری رکھتے ہیں۔ شکریہ۔

میڈم سپیکر: جی منسٹر فار انفارمیشن ٹیکنالوجی ۔

راجہ پرویز اشرف: میڈم سپیکر! یقیناً انفارمیشن ٹیکنالوجی اور specially یہ جو information network ہے ، یہ پورے ملک میں پھیلانے کا منصوبہ ہے اور خاص طور پر دور دراز دیہات میں Urban Areas میں یہ facility لے جانے پر کام ہو رہا ہے۔

Madam Speaker: Next. Haji Roz-ud-Din Sahib.

حاجی روزالدین: شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ۔ سوال نمبر 93۔

Madam Speaker: Answer be taken as read supplementary.

حاجی روزالدین: میں منسٹر صاحب سے یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ قومی شاہراؤں پر بارانی سال 2006 سے 2011 کے دوران شجر کاری کی کیا تفصیلات ہیں۔ انہوں نے تفصیلات تو دی ہیں لیکن اس میں یہ نہیں بتایا گیا کہ اس میں کتنے پودے ضائع ہوئے ہیں اور اس کی کیا آبیاری ہوئی ہے اور ان کی کیا ذمہ داری ہے۔

میڈم سپیکر: منسٹر فار کمیونیکیشن۔

ڈاکٹر ارباب عالمگیر خان: شکریہ سپیکر صاحبہ۔ جہاں تک plantation کا تعلق ہے۔ چونکہ ہمارے ملک میں بارہ ہزار دو سو کلو میٹر کے روڈز ہیں اور ہمارے پاس right of way موجود ہے۔

(اذان ظہر)

میڈم سپیکر: منسٹر فار کمیونیکیشن۔ جلدی سے۔۔۔

ڈاکٹر ارباب عالمگیر خان: شکریہ میڈم سپیکر۔ جہاں تک plantation کا تعلق ہے ۔ ہمارے جو National High Way improvement programs ہیں، جس کو World Bank finance کرتا ہے۔اس میں plantation کے لئے جو اپنے پیسے ہیں وہ allocate ہوتے ہیں اور ہماری کوشش ہے کہ ہماری جتنی بھی شاہرائیں ہیں، ان پہ ہم plantation کریں۔ ابھی recently ہم نے M-1 پہ plantation کی ہے لیکن وہ ہم نے پاکستان ٹوبیکو کمپنی سے پینتیس ہزار پلانٹ کئے ہیں اور اس پہ ہم نے ایک پیسہ بھی نہیں دیا۔ میری کوشش ہے کہ ہم plantation پہ پیسے نہ دیں کیوں کہ یہاں پہ جب ہم پیسے دیتے ہیں تو میرے خیال میں اس میں سے زیادہ تر ضائع ہوتے ہیں۔اس لئے پچھلے دو سال سے ہماری یہ کوشش ہے کہ چونکہ NHIP کا تو یہ ایک حصہ ہے، وہاں پہ تو ہمیں کرنے پڑتے ہیں لیکن باقی جتنے بھی plantation ہیں، وہ ہم چاہتے ہیں کہ NGOs، پاکستان ٹوبیکو کمپنی اور اس قسم کی کمپنیز سے کریں تاکہ گورنمنٹ کو بچت ہو۔

میڈم سپیکر: پرائیویٹ سیکٹرز سے۔۔۔

Madam Speaker: Question Hour is over. Leave applications.

LEAVE OF ABSENCE

Madam Speaker: Mr. Ghulam Farid Kathia, MNA has requested for

the grant of leave for 30th April, 2012. Is leave granted?

The leave was granted.

Madam Speaker: Dr. Abdul Wahid Soomro, MNA has requested for the grant of leave for 30th March to 12th April, 2012. Is leave granted?

The leave was granted.

Madam Speaker: Mr. Mahmood Hayat Khan Tochi Khan, MNA has requested for the grant of leave for 30th April, 2012. Is leave granted?

The leave was granted.

Madam Speaker: Mr. Javed Iqbal Warriach, MNA has requested for the grant of leave for 27th April, 2012. Is leave granted?

The leave was granted.

Madam Speaker: Dr. Mahesh Kumar Malani, MNA has requested for the grant of leave for 30th April, 2012. Is leave granted?

The leave was granted.

(At this time Madam Speaker vacated the Chair which was occupied by Mr. Deputy Speaker (Mr. Faisal Karim Kundi)

Mr. Deputy Speaker: Mr. Farooq H. Naek, Minister for Law & Justice.

Minister for Law & Justice (Mr. Farooq H. Naik): Thank you Mr. Speaker, with your permission and consent Mr. Speaker. I want to move two Resolutions.

Mr. Deputy Speaker: Yes. You can move.

RESOLUTION REG: IN ORDER TO ADDRESS THE GRIEVANCES AND TO SERVE THE POLITICAL ADMINISTRATIVE AND ECONOMIC INTERESTS OF THE PEOPLE OF SOUTHERN PUNJAB OF THE PROVINCE OF THE PUNJAB AND A NEW PROVINCE TO BE KNOWN AS JANOOBI PUNJAB BE CREATED

Minister for Law & Justice (Mr. Farooq H. Naik): Thank you Mr. Speaker. The first Resolution is:-

This House hereby resolves that in order to address the grievances and to secure the political, administrative and economic interests of the people of the Southern Region of the Province of the Punjab and to empower them in this regard, it is expedient that a new province to be known as Province of Janoobi Punjab be created from the present Province of the Punjab.

This House, thus, calls upon the Provincial Assembly of the Punjab to present a Bill in the Punjab Assembly to amend the Constitution in accordance with Article 239 (4) of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, 1973, for passage which would have the effect of altering the limits of Province of the Punjab, thereby creating Province of Janoobi Punjab.

Mr. Deputy Speaker: Now I put the Resolution to the House. The question is that the resolution as moved may be adopted. Consequently the resolution was adopted.

Mr. Deputy Speaker: Minister for Law & Justice.

RESOLUTION REG: COMPLETE CONFIDENCE IN P.M. BY HOUSE

Minister for Law & Justice (Mr. Farooq H. Naik): Thank you.

This House reposes complete confidence in Prime Minister, Syed Yusuf Raza Gilani, as the constitutionally and democratically elected Prime Minister and unanimously elected Chief Executive of this country.

This House commends the Prime Minister for upholding the majesty of law and personally appearing thrice, on being summoned by the honourable Supreme Court, and showing great humility and respect to the Apex Court.

The House also appreciates the firmness and dignity displayed by Prime Minister Syed Yusuf Raza Gilani in upholding the Constitution and the Parliamentary democracy in the country.

This House also wishes to reaffirm its belief in the Constitutional procedure for the disqualification of a Prime Minister from holding the office and that any other procedure adopted will be considered as unconstitutional. Thank you.

Mr. Deputy Speaker: Now I put the Resolution to the House. The question is that the resolution as moved may be adopted. Consequently the resolution was adopted.

Mr. Deputy Speaker: Order in the House please.

Mr. Deputy Speaker: The House is adjourned to meet again on Friday the 4th April, 2012 at 10:00 a.m.

[The House was adjourned to meet again on Friday the 4th April, 2012 at 10:00 a.m.]